Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

دور جدید میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی کی ضرورت و اہمیت

اختر حسین[1]، ڈاکٹر صدیق سیالوی[2], پروفیسرڈاکٹر عبدالغفور اعوان[3]

ABSTRACT-The life of the Holy Prophet, Muhammad (PBUH), is the precedent for the whole mankind. So it is mandatory for all to take guidance from his precedents in their practical lives. Today the Muslims are facing multidimensional social, economic, political and psychological problems because they are not following the precedents of the Holy Prophet in their practical life. The author conducted this study to highlight the importance of the precedents of the Holy Prophet as the solution of existing problems of Muslim Ummah. He proved through various verses of the Holy Quran and Ahadis of the Holy Prophet that the Muslims can revolutionalise their lives by acting upon the teachings and precedents of the Holy Prophet. The teachings of the Holy Prophet (MPBUH) can provide complete divine guide even for individual family problems and by solving them in the light of his teaching we can establish an ideal society, the author concludes.

Key words: socio-economic problems, precedents of Holy Prophet, divine guide.
Type of study: **Original Research Article.**
Paper received: 10.04.2017
Paper accepted: 29.05.2017
Online published: 01.07.2017.

---

1. M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. Educationakhtar1471@gmail.com. Cell # +923336238490.
2.Dean, Faculties of Management, Social Sciences and Humanities, Institute of Southern Punjab,Multan.ghafoor70@yahoo.com. Cell #+923136015051.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

تعادف

سیرت نبی ﷺ چونکہ بنی نوع انسان کےلئے ایک مکمل ضابطہء حیات ہے ،اس لئے یہ زندگی کے ہر پہلو (سیاسی ،سماجی ،تعلیمی و سماجی اقداروں)پر محیط ہے۔ آپﷺ کی سیرت ایک فرد کے انفرادی حقوق کی پاسداری کرتی ہے وہی ایک معاشرے کے حقوق و فرائض کی بھی مکمل تشریح کرتی ہے۔آج ہمارا مسلم معاشرہ جس تذبذب کا شکار ہے،سماجی،اخلاقی،سیاسی،اور اجتماعی طور پر ان میں تفرقہ بازی فروغ پاتی جا رہی ہے ۔اگر ہماری قوم سیرت محمدیہ کی وفادار نہیں ہے تو ہماری معاشرتی بنیادیں نیست و نابود ہو جائیں گی،جس سے ہمارا جذبہ ایمانی بھی متاثر ہونے کا بہت خطرہ ہے۔علامہ محمداقبال ؒ نےفرمایا تھا کہ:

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں !
یہ جہاں چیز بھی ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

جبکہ قرآن پاک میں متعدد مقامات پر سیرت نبی ﷺ کو اپنانے کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے. تاکہ اسلامی معاشرہ میں سیرت پاک کی جھلک نظر آئے اور سماجی اتحاد و یکجہتی کے فروغ کے ساتھ ساتھ جملہ مسائل کا خاتمہ بھی ہو۔ اس طرح انشاءاللہ اسلامی معاشرہ ایک ایسا ماڈل بن جائے گا کہ دنیا اس کی مثالیں دے گی اور عظمت رفتہ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ اور عین ممکن ہے کہ یہ مساعی عالم اسلام کے لئے اور ہمارے معاشرتی تقاضوں میں امن کا پیغام ثابت ہو۔

اس طرح امت مسلمہ کے سماجی اور خاندانی مسائل ، وراثتی مسائل ، میاں بیوی کے باہمی اختلافات ،سماجی معاشی مسائل ،تربیت اولاد کا فقدان،فیشن پرستی،پردے کے مسائل،بے حیائی،اور دولت کمانے کے ناجائز ذرائع شامل ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے بے حیائی اور فحاشی ، وٹہ سٹہ اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا انجام ،اور روز قیامت ان کے حساب و کتا ب کے بارے میں سب کچھ سے آگاہ کر دیا۔بچوں کی تعلیم و تربیت اور مرد و عورت کی تعلیم پر بہت زور دیا ۔قطع رحمی ، والدین کی نافرمانی ، عزیز و اقارب کے وراثتی مسائل کو عملی نمونہ سے ان سب کی وضاحت کر دی۔جملہ ابواب میں میں آپ ﷺ کی سیرت سے راہنمائی سماج میں سیرت طیبہ کا عملی کردار ،ذرائع ابلاغ ،علماء کی ذمہ داریاں ،ماں کی لازمی تعلیم پر آپﷺنے بہت زور دیا۔اس طرح ہمارے تمام سماجی عناصر کا دارو مدار آپ ﷺ کی سیرت

پاک ہے جو جو ہمارے لئے مشعل راہ بھی ہے۔

مطالعہ سیرت کی اہمیت

سیرت نبوی ﷺمتعدد فضائل و محاسن کی جامع ہے۔جن کا مطالعہ روحانی،عقلی اور تاریخی فوائد کا حا مل ہے۔ سیرت کا مطالعہ علماء، قانون، داعیان الی اللہ اور اجتماعی اصلاح کاروں کے لئے بہت ضروری ہے۔اس کے ذریعے لوگوں تک مسائل شریعت کی تبلیغ بدیں طور پر مقصود ہے کہ و ہ اپنے گھمبیر مسائل اور مشکل ترین حالات میں سیرۃ مطہرہ سے راہنمائی حاصل کریں اور اسے ملجا و ماؤی تسلیم کرکے مضبو طی سے پکڑلیں تاکہ ہم لوگ دنیا و آ خرت میں کا میابی حا صل کر سکیں اور دعوت کے لوگ بھی کا میابیوں سے ہمکنار ہو سکیں ۔ میں یہاں سیرت محمد ﷺکی واضح ترین خصوصیات اور خوبیاں بیان کرتے ہوئے مطالعہ سیرت کی ضرورت و اہمیت کو اُ جاگر کیا ہے۔تاکہ اُمت مسلمہ اور عالم اِسلامی اس سےفیض یاب ہو سکیں۔امت مسلمہ کو وحدت کی لڑی مین پرونے اور ان کے جملہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

احکام و مصادر کو یکجا کرنے کے لیے مسلمانون کے پاس ایک قابل عمل نمونہ ہونا چاہئے۔جو ان کو صحیح راہ پر چلانے کےلیے ہدایت و راہنمائی فراہم کرے ،تو مسلمانوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ان کے پاس نایاب راہنمائی کی صورت میں پیغمبر اسلام کی سیرت محفوظ ہے۔آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کسی خاص علاقے یا قوم کےلئے مبعوث ہوتے تھے،ان کی تعلیمات صرف انہیں لوگوں کےلئے نمونہ تھیں۔
رسول اللہ ﷺ کی سیرت عمومی اور عالمگیر حیثیت رکھتی ہے۔ارشاد ربانی ہے:

وَمَآاَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا۔(1)

ترجمہ:ہم نے آپﷺ کو تمام لوگوں کےلئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔
اس طرح کئی معاشرتی،سیاسی،مذہبی،اخلاقی،وجوہ کی بنا پر امت مسلمہ کو دیگر مذاہب کے پیروکاروں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپﷺ کی سیرت بنی نوع انسان کےلئے ہدایت و راہنمائی کا سر چشمہ ہے،کیونکہ وہ صرف اپنی ذات تک محدود تھے۔اس طرح یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مسلمانوں کے پاس اسلامی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ قابل فخر انداز میں مدون و محفوظ ہے۔
ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے سماجی معاملات میں آنحضرت ﷺ کی سیرت اور طرز زندگی کو اپنائے بغیر ترقی ممکن نہیں۔اور ہم نے اس سے جملہ معاشرتی مسائل کے حل کےلئے کس طرح استفادہ حاصل کرنا ہے؟اس طرح نبی اکرم ﷺ کی سیرت کی پہلی خصوصیت دائمی ہونا ہے۔آپﷺ کی سیرت پاک کو معاشرے میں عملی جامعہ پہنانے سے تمام مسائل کا حل نکلتا ہے جوہمارے لئے باعث فخر بات ہے۔سماج کے مختلف عناسر ترکیبی جیسے افراد معاشرہ ،مختلف اقوام،تشخیصی تضادات،اور اندرون و بیرون خانہ معاملات میں مکمل راہنمائی ملتی ہے۔آپﷺ کے سماجی معاملات زراعت،جنگی معاملات،غزوات و سرایا میں کردار،غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات،عسکری معاملات ،وحدت اسلام کی تبلیغ و ترویج اور دیگر سماجی اقدار وروایات کی پاسبانی کرنا اور امت مسلمہ کےلئے خصوصی راہنمائی آپﷺ کی سیرت کا پیش خیمہ ہے۔آپ ﷺ کی حیات طیبہ ایک روشن اور کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے۔جس کا ہر باب ہمارے جملہ مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ ہمارے سیاسی،مذہبی ،سماجی اور عقلی جزئیات کو روز روشن کی طرح کی سے واضح کرتا ہے ،اس بات کی گواہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ملتی ہے:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلَ اللہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔(2)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی سیرت تمہارے لئے ایک مکمل نمونہ ہے۔

عصر حاضر میں سیرت سے راہنمائی کی ضرورت

اس لئے آج کے دور میں مسلمان کےلئے ضروری ٹھہرا کہ وہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ کے بعداس پر عمل پیرا ہو۔آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ معاشرتی معاملات کے بگاڑ میں باعث نجات بھی ہے اور تکمیل ایمان کا سبب بھی۔ایک عام آدمی سیرت طیبہ کا مطالعہ اس لئے کرے گا کہ اسے پتہ چلے کہ انسان کیا ہے؟اس کا مقصد تخلیق کیا ہے ؟اور سماجی معاملات و فسادات سے کس طرح نمردآزما ہونا ہے؟جب اس نہج پر ایک عام آدمی مطالعہ کرے گا تو یقیناً اس کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آئے گاپھر وہ بے مقصد زندگی کو بامقصد بنائے گا۔اس طرح ایک ناجائز ذرائع سےمال و دولت کمانے والاکا مقصد وہ نہ رہے گا بلکہ اس کے اندر انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ پیدا ہوگا۔وہ زندگی کا ایک ایسا راستہ منتخب کرے گا جو اس کےلئے فلاح و راہنمائی کا راستہ ہوگا۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

وَمَن یُطِعِ اللہَ وَرَسُولَہُ فَقَدفَازَفُوزًاعظِیماً۔(3)

ترجمہ:جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے وہ بہت کامیاب ہوا۔

ایک سیاست دان جب آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً اسے ریاست اور باشندگان ریاست کے حقوق اور ان قواعد و ضوابط کا پتہ چلے گا جن پر ریاست کی فلاح و بہبود کا انحصار ہوتا ہے۔سپہ سالار اور مجاہد جب آپﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرے گا تو ان کو اس بات کا سبق ملے گا کہ عزم و استقلال کی پختگی بڑے سے بڑے اور طاقتور دشمن کے سامنے ایک آہنی دیوار ثابت ہو سکتی ہے۔عرب کی تاریخ میں آپﷺ نے خندق کھود کر جنگ لڑی۔ آپﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے ایک فاتح کو بھی سبق ملتا ہے کہ جب وہ دشمن پر غالب آ جائے تو مغلوب دشمن کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ایک تاجر یا دکاندار کو آپ ﷺ کی سیرت پاک کے مطالعہ سے یہ درس ملے گا کہ تجارت نہ صرف حصول روزگار کا ذریعہ ہے بلکہ دین و دنیا کی کامیابی اور بھلائی کا راز بھی اسی میں پوشیدہ ہے پھر نہ تو وہ ملاوٹ کرے گا ،نہ ناپ تول میں کمی کرے گا ،نہ ذخیرہ اندوزی کرے گا، اور نہ سود خوری کرے گا۔غرض ہمارے معاشرہ میں جو بھی آپﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرے گا وہ کامیاب زندگی گزارے گا یعنی آقائے نامدار ﷺ کی حیات طیبہ جملہ مسائل معاشرہ کے حل کی ضامن ہے۔آج ہمارا معاشرہ کئی خانگی اور خاندانی مسائل سے دوچار ہوتا جا رہا ہے۔جن میں والدین کی نافرمانی، قطع رحمی،اخلاقی گراوٹیں،تجارت میں بدیانتی،جیسے گھمبیر مسائل کا شکار ہے۔حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ۔(4)

ترجمہ: کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت و ملامت کرے۔

عصر حاضر میں ہمارا سماج تجارت میں دھوکہ اور بدیانتی جیسے مکروہ امور سے بری الذمہ نہیں ہیں۔اور ان کے ساتھ ساتھ ناپ تول میں کمی،ذخیرہ اندوزی،نفع اندوزی جیسے مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔آج کے پرفتن دور میں مذکورہ تمام مسائل کا حل اور نبی اکرم ﷺکی سیرت پاک سے راہنمائی پا کر ہم کامیاب و کامران زندگی گزار سکتے ہیں اور عصر رواں میں سیرت پاک سے استفادہ انتہائی ضروری ہے۔ تجارتی مسائل (ذخیرہ اندوزی،سود خوری،ناپ تول میں کمی)کے بارے میں آپ ﷺ نے سختی سے منع فرمایا:ذخیرہ اندوزی کے بارے میں نبی اکرم ﷺکا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ اِحتَکَرَفَھُوَ خَاطِیٔ۔(5)

ترجمہ:جس نے ذخیرہ اندوزی کی پس وہ خطا کار ہے۔

آنحضرت ﷺ نے نفع خوری اور دھوکہ دہی کو حرام قرار دیا ہے۔

سیرت کے مختلف پہلو

آپ ﷺ کی حیات طیبہ مختلف پہلوؤں پر محیط ہے۔سید سلیمان ندوی دلائل دے کر کہتے ہیں:"عالمگیر اور دائمی نمونہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہے۔" (6)

- سیرت کا سیاسی پہلو
- سیرت کا اقتصادی پہلو
- سیرت کا تعلیمی پہلو
- سیرت کا سماجی پہلو

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

نبی اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی بھی دیگر پہلوؤں کی آئینہ دار ہے۔رسول اللہ ﷺ کے دور میں معاشرتی مقاصد کے حصول کے لئے آپؐ نے شرعی نظام سیاست چلایا ، اس طرح آپؐ نے اسلامی ریاست میں اسلام کے اصولوں کے مطابق ، نظام اہلیت،شورائیت،امانت و دیانت، قانون کی حکمرانی،اور عدل و انصاف جیسے فطری اصولوں کی بنیاد رکھی۔اس نظام کے تحت قانون خدا وندی کو دنیا میں نافذ کرنے کےلئے اسلام کو سیاسی اقتدار کی ضرورت ہوتی ہے۔آپﷺ کا وضع کردہ نظام سیاست ،فطری،اخلاقی ،قانونی ،اور عادلانہ حیثیتوں سے بے مثال تھا۔(7)

اسلام دینِ فطرت ہے۔انسانیت کی فلاح و بہبود اِ س کا مقصد ہے۔ اِسلام کے اِقتصادی نظام میں زراعت،تجارت،اور صنعت و حرفت کو خاص اَہمیت حاصل ہے ۔اسلامی اقتصادی نظام کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی نہ ہو، اور اسلامی معاشرہ آزادی سے پھل پھول سکے۔جب آپﷺ مدینہ پہنچے تو اس چھوٹی سی ریاست میں نظام اقتصاد کو مضبوط کرنے کے لئے خاص توجہ دی اور اپنی ذاتی معاشی حالت پر کوئی توجہ نہ دی۔آپﷺ کو قناعت اور صبر بہت پسند تھا۔جو کچھ بھی آتا اسے غرباء میں تقسیم کر دیتے تھے۔آپﷺ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اجعل رزق اٰل محمد قو اً"۔ (8)

ترجمہ: اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق ضرورت کے مطابق رکھ

تعلیم صرف تدریس علم ہی کا نام نہیں ہے۔بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے۔جس کے ذریعے سے انسان ایک قوم خود آگہی حاصل کرتی ہے۔اور یہ عمل کسی قوم یا معاشرہ کے افراد کے احساس وشعور کو سنوارنے اور نکھارنے کا سبب بنتا ہے۔آپؐ نے جب نئے معاشرے کی بنیاد رکھی تو اس کی ابتداء ہی تعلیم سے کی اور تعلیم حاصل کرنا ضروری قرار دیا ،بچوں، بڑوں،مردوزن کے لئے علیحدہ علیحدہ درسگاہیں بنوائیں۔عرب میں تعلیم کا رواج بالکل نہ تھا۔آپﷺ نےریاستی نظام میں باقاعدہ اسے لاگو کر دیا۔جس میں قرآن و حدیث کے علاوہ جدید علوم و فنون کی تعلیم بھی دی جانے لگی۔ آپﷺکا فرمان ہے:

انَّما بعثت معلما۔ (9)

ترجمہ:مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

سیرت کے باقی تمام پہلوؤں میں سے یہ سب سے اہم پہلو ہے۔جس کی مثال کائنات میں نہیں ملتی۔نبی اکرمﷺ بطور ایک کامل انسان ،تمام خصوصیات اور رہنما پہلوؤں کے حامل پیغمبر ہیں۔آپﷺ نے مسلم معاشرے کو اور اسلامی نظام کو رائج کرنے کے لئے۔مکہ اور مدینہ(یثرب) کی سماجی حیثیت کو بدلا۔بت پرستی، ظلمت اور باقی تمام سماجی برائیاں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔اور اسلام کا بول بالا،کفر کا منہ کالا کیا۔مذہبی، معاشی،سیاسی،اقتصادی،عسکری نظام کی بنیاد رکھی۔تمام اسلامی ریاست کے اصول و دستور رائج کرکے جہالت اور اندھیر نگری کا خاتمہ کیا۔حتی کہ تمام مخلوقات کے رہبر و پیشوا بن کر ایک مہذب معاشرہ کو تشکیل دیا۔آپﷺ نے انسان و حیوان ،جاندار و بے جان سب کے حقوق کا خیال رکھا۔رسول اللہ ﷺ نے اصلاح عقیدہ کے ذریعے معاشرہ کی تربیت کی ۔اسلام کے بنیادی عقائدو افکار،اسلامی تہذیب و معاشرت اور اخلاقی اقدار میں گہرا ربط قائم کیا۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(10)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ترجمہ:بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں،لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان مصالحت کراؤ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔امید ہے کی تم پر رحم کیا جائے گا۔

سیرت النبیﷺ اور سماجی تشکیل

اصطلاح میں سماج یاکمیونٹی بنیادی طورپرلوگوں کے ایسے مجموعےکانام ہےجنہیں مشترکہ مفادات نےباہم مربوط کردیاہو۔(11)

سماج کے عناصر

انسانی سماج کی اکائیاں یا سماج کے عناصرِ ترکیبی جن سے مل کر سماج بنتا ہے،قرآنِ کریم کے مطابق اس کی چارفطری اکائیاں تمام انسانی دنیا میں مسلم رہی ہیں۔ قرآن حکیم نے انسان کی ان چار حیثیتوں کے حدود قرائن کا واضح تعین کیا ہے ۔گویا کہ یہ سماج کی چار اکائیاں یا عناصر ہیں،وہ یہ ہیں:

۱۔ فرد: شخصیت، نفس
۲۔ خاندان: والدین،اولاد، اقرباء
۳۔ قوم: قبیلے و دیگر سماج

فرد:

فردسماج کی پہلی اکائی ہے۔قرآن کریم میں انسانی شخصیت، شعور اور نفسِ انسانی کیلئے نفس ہی کی کا لفظ بطورِ اصطلاح استعمال ہوا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ لاتعداد مخلوقات میں سے ایک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ۔(12)

ترجمہ:اور ہم نے بنی آدم ؑ کو عزت بخشی۔

خاندان:

سماج کی دوسری اکائی خاندان ہے ۔ قرآن حکیم نے خاندانی زندگی میں اولاد، والدین اور اقرباءکے ساتھ رویوں اور تعلقات کی ضرورت و نفاست پر بہت زور دیا ہے۔ اس میں اولاد اور اقرباءکے ساتھ رویوں اور تعلقات میں صلہ رحمی کی کے احکامات ہیں۔ لیکن والدین کے ساتھ انتہائی مہربانی اور احسان کا حکم دیا گیا ہے. اولاد یہ رشتہ انسانی فطرت کی گہرائیوں سے جڑا ہوا ہے، اس کے باوجود انسان اس رشتہ میں بھی افراط و تفریط کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خوف میں اولاد کے قتل تک کے لیے تیار ہو جاتا ہے اوردوسری طرف اس کی محبت میں اپنے خالق ور ب سے بیگانہ ہوکر اپنا تعلق کمزور بنا دیتا ہے ۔اس لئے قرآن حکیم میں انسان کو اولاد کے حوالے سے خوف اور محبت کے توازن کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے، فرمایا:(13)

وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا (33)

ترجمہ:اور اپنی اولاد کو مفلسی کے اندیشے سے قتل نہ کرو، ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ بلا شبہ ان کا قتل ایک بہت بڑی خطا ہے۔

قوم:

قوم انسانی سماج کی تیسری اہم کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے تعارف کے لئے اقوام کا وجود اپنی مشیت قرار دیا ہے: وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوا۔(14)

معاشرتی ارتقاء

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

معاشرے کا قیام کوئی حادثاتی امر نہیں بلکہ اس کے پیچھے بنی نوع انسان کے ترقی و تنزلی کی تاریخ پنہاں ہے۔ابتدا میں انسان موسمی تبدیلیوں ،بیماریوں کے اثرات،جنگلی جانوروں کے خوف سے بے کس و مجبور تھا اسی وجہ سے اسے دوسرے انسانوں سے تعون حاصل کرنا پڑا۔اسے احساس ہو گےا کہ الگ تھلگ رہنے سے وہ اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتا ہے۔اس کے سوااس کے پاس کوئی اور چارہ نہ تھا کہ وہ دوسرے انسانون کے ساتھ ل جل کر اپنی زندگی بسر کرے۔اس طرح والدین،بھائی ،بہن، اور اولاد سب مل کر اپنے دکھ سکھ کے معاون بنے۔چنانچہ اس طرح آہستہ آہستہ افراد میں باہمی ربط،یگانگت،وحدت کا احساس پیدا ہوا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ رشتہ مضبوط ہوتا گیا اور اس طر ح ایک معاشرہ کا وجود عمل میں آ گیا۔

محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے بے شمار معاشرے وجود میں آئے،لیکن ہر ایک کا اسلو ب و انداز مختلف تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی اصلاح کےلئے آخری نبی ﷺ کو بھیجا جس نے ایک نئے معاشرے کو تشکیل دیا، اور سابقہ تمام معاشرتی خرابیوں کو ختم کر دیا۔آپ ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے کی اصلاح فرمائی اور معاشرے کا کوئی پہلوایسا نہ رہا ،جس تک آپ ﷺ کی نگاہ نہ پہنچی ہو،اس طرح آپﷺ کو معاشرتی اصلاح کے لئے بہت سی اصلاح کرنی پڑی۔آپﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز عقیدہ کی تعلیم و تربیت سے فرمایا،دین کی عملی شکل و صورت اور ایک مہذب و متمدن معاشر ے کا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیاجس کی آج تک نظیر نہیں ملتی ہے۔رسول اللہ ﷺ کے تیار کردہ معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رحجان ،دنیا کی بے رغبتی ،آپس میں پیار و محبت اور جان نثاری کی صفات موجود تھیں۔ان تمام چیزوں کے ساتھ ساتھ آپس کی ملاقات،مساجد میں آنا جانا،سرراہ ملاقات کا طریقہ،شادی بیاہ کے طور طریقے،اولاد و والدین کی آپس میں محبت،استاد و شاگرد کا آپس کا مقام۔آپﷺ کی ان جملہ صفات نے اس معاشرے کو ایک مثالی معاشرہ بنا دیا۔آپ ﷺ کا بنایا ہوا معاشرہ کئی خصوصیات کا حامل ہے۔مساوات،آزادی،اخوت،عدل،رواداری،تعلیم و تربیت وغیرہ امتیازی خصوصیات ہیں۔

دورِجدید کےسماجی مسائل

سماجی مسئلہ ایک ایسی غیر فطری چیز ہے جو افراد معاشرہ کے لئے منفی رحجانات کا موجب بنتا ہے،اور اس کو صرف افراد معاشرہ اپنی گروہی کوششوں سے حل کر سکتا ہےاور ان کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ویسے تو یہ جدید دُنیا.مسائل کا گڑھ بن چکی ہے۔ مگر ہماری معاشرت ، ثقافت، مذہب جن کو رد کرتا ہے اور جو ہمارے لیے المیہ ہیں اُن میں سے چندمسائل درج ذیل ہیں۔

کثرت آبادی.،غربت،ٹیلی ویزن ،پوسٹ ماٹم، بے روزگاری،سودی کاروبار، رشوت ستانی،ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی،غیرت کے نام پہ قتل، وغیرہ بہت سے سُلگتے مسائل ہیں۔لیکن میری تحقیق کا محل وقوع ، مخصوص اور محدود ہے۔ہماری سماج کی بقاء و ارتقاء میں رکاوٹ ڈالنے والےخطرناک مسائل یہ ہیں۔1۔خانگی مسائل2۔خاندانی مسائل 3۔دیگر سماجی مسائل

خانگی مسائل

خانہ سے لفظ خانگی کو اخذ کیا گیا ہے۔جس کے معنی ہیں ،گھر،مسکن، اسے گلشن بھی کہا جاتا ہے۔اور عربی میں اسے البیت کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے (Home)کہتے ہیں۔اس کے عناصر ترکیبی بھی، شوہر، بیوی، اوراولادپرمشتمل ہوتے ہیں۔گھر میں انسان سکون محسوس کرتا ہے،اور جسم کو آرام ملتا ہے۔مگر آجکل نفسا نفسی کے اس عالم میں یہ آرام و سکون کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔کیونکہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

گھروں میں ایسے ایسے مسائل جنم لیتے ہیں کہ جن کی وجہ سے یہ آرام و سکون غارت ہو جاتا ہے۔اس طرح سب سے پہلے ان مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں نکالنا ازحد ضروری ہے۔تاکہ اس میں خوشگوار زندگی کا ماحول پیدا ہو سکے۔ہمارے معاشرے میں مندرجہ ذیل مسائل پائے جاتےہیں جو خانگی انتشار کا سبب بنتے جا رہے ہیں۔

- میاں بیوی کے باہمی اختلافات۔
- گھر کے معاشی مسائل
- تربیت اولاد کا فقدان
- تعدد ازواج کا مسئلہ

میاں بیوی کے باہمی اختلافات:

میاں بیوی کے اختلافات کی کئی وجوہات ہیں ۔مثلاً لو میرج،تعدد ازدواج کا مسئلہ ،تعلیم کی کمی،معاشی پریشانی۔

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے عقد کو باہم مضبوط و مستحکم بنایا ہے۔تاکہ زوجین کے نزدیک رشۃ ازدواج قائم رہے۔مگر ہمارے سماج میں کئی مسائل کہ بنا ء پر میاں بیوی کے درمیان بہت سی مادی گرواٹیں آ جاتی ہیں مثلاً غربت و افلاس،معاشی نا ہمواری،تعدد ازدواج کا مسئلہ ،ساس بہو کی لڑائی وغیر ہ حتیٰ کہ نوبت طلاق تک آجاتی ہے ۔حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کا اور عورتوں کو مردوں کا لباس بنایا ہے۔تاکہ وہ ایک دوسرے کے محافظ و معاون بنے رہیں۔اور مرد پر یہ بھی لازم قرار دیا کہ عورتوں کو اُن کا مہر ادا کریں۔مگر جتنی استطاعت ہو۔زوجین کے اختلافات کی صورت میں عقد نکاح کو قائم رکھنے کے لئے جتنی صورتیں تھیں،وہ قرآن میں بتلا دیں۔اسلامی تعلیمات کا یہ تقاضا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے راحت کا ذریعہ ہیں۔ نظام خانگی کی اصل اساس میاں بیوی کے آپس کے اچھے تعلقات ہیں۔گھر کی چھوٹی سی ریاست میں وہ ایک دوسرے کےلئےلباس کا درجہ رکھتےہیں۔قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُنَّ لِباسٌ لَكُم وَ اَنتُم لَبَاسٌ لَهُنَّ۔ (15)

ترجمہ: بیویاں اپنے شوہروں کے لئے اور شوہر اپنے بیویوں کے لئے لباس ہیں ۔

گھر کے معاشی مسائل:

امور خانہ میں یہ بھی ایک سنگین نوعیت کا مسئلہ ہے،معاشی خوشحالی کسی بھی گھرانہ میں معاشرتی ترقی کا سبب بنتی ہے۔اس سے گھروں کے اندر سے کئی اخلاقی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں، عموماً جو مفلس ،غریب اور جرائم پیشہ افراد کا ورثہ ہوتی ہیں۔دراصل معاشی ترقی ہی گھریلو سماجی قوت و استحکام کی ضامن ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام نے فقروفاقہ کے خلاف باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا ہے۔تاکہ وہ انسان کے عقیدہ،اخلاق وکردار عائلی زندگی اور اجتماعی و ازدواجی زندگی پر اثر انداز ہو کرکوئی خطرناک صورتحال پیدا نہ کر دے۔جس سے گھریلو زندگی متاثر ہو۔اس لئے اسلام نے فکر انگیزی کے ساتھ اس چیز کا اہتمام کیا ہے کہ اسلامی معاشرے کی حدوصد میں رہنے والے ہر انسان کی بنیادی ضروریات زندگی کی تکمیل کی جائے۔اور مابین زوجین اختلافات بھی نہ بڑھیں اور افراد معاشرہ بھی ان سے مستفید ہوں۔قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِىْ الْحَيٰوٰةِ الدُّنْيَا۔(16)

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ترجمہ:ہم نے دُنیا کی زندگی میں ان کی معشیت کو تقسیم کر لیا۔

تربیت اولاد کا فقدان

عصر حاضر کے گھریلو مسائل میں تربیت اُولاد کا فقدان بھی ایک سنجیدہ مسئلہ ہے، جو ہر لحاظ سے توجہ طلب ہے۔ بچے کی سماجی تربیت میں خاندان کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ایک خاندان میں بچے کا تولد ہوتا ہے اور اسی ماحول سے وہ بولنا ،چلنا،کھاناوغیرہ کی تربیت حاصل کرتا ہے،اب والدین کا یہ فرض ہے کی اس کی تعلیم وتربیت اور اسلامی خطوط پر اس کی کردار سازی کریں بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کاسماجی تحفظ والدین اور ریاست کی اوّلین ذمہ داری ہے۔اور بلا تفریق یہ نظام دیگر سماجی پہلوؤں میں شامل ہونا چاہیے۔وقت کے تقاضوں کے مطابق والدین کو اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔اولاد کی تعلیم وتربیت کے بغیر کئی مسائل کا حل ممکن نہیں جیسے بے روزگاری، غربت اور جہالت وغیرہ اسی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔

پردے کے احکامات:

ہمارا اسلامی نظام تعلیم ،اور مذہب عورتوں کو باپردہ رہنے کا حکم دیتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کی اسلام نے عورت کو حجاب (پردہ)کے معاملہ میں شدت برتی ہے اور اس میں ذرہ بھی رخصت نہیں دی سوائے بوڑھی عورتوں کے قدرے تخفیف کر دی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔(17)

ترجمہ:اے مومنوں کی عورتوں اپنے اُوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔

خاندانی مسائل

فرد چونکہ پیدائش سے موت تک اپنے ساری زندگی اپنے خاندان میں گزارتا ہے ، اسی لئے اسے کئی مسائل اور نشیب وفراز سے دو چار ہونا پڑتا ہے اس میں چونکہ افراد خاندان ایک دوسرے کے راز و نیاز سے واقف ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو فائدہ بھی دیتے ہیں اور نقصان بھی کرتے ہیں۔خاندانی فسادات کی ابتداء روز ازل سے ہی چلی آ رہی ہے۔اس کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں (ہابیل اور قابیل) سے ہوئی ، جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تھاگویا خاندان جیسا بھی ہو ،ہر معاشرے کا جزو خاص ہوتا ہے۔ خاندان ایک سر براہ کی موجودگی میں ایک چھوٹی سی ریاست ہوتا ہے۔افراد کے مرکب کوبھی خاندان کہا جاتا ہے، جس کے اجزائے ترکیبی بھی مختلف ہو سکتے ہیں۔کسی بھی خاندان میں مندرجہ ذیل افراد بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔شوہر، بیوی، والدین،بہن بھائی، اولاداور دیگر عزیز و اقارب شامل ہیں۔اس طرح ہر خاندان میں گوناں گوں پیچیدگیاں و مسائل بھی پائے جاتے ہیں ۔جو مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔مثلاً وراثتی مسائل، دینی مسائل،خانگی مسائل، معاشی و اقتصادی مسائل ہوتے ہیں۔حالانکہ انسان یہ جانتا ہے کہ ان مسائل سے راہ ہموار نہیں بلکہ ناہموار ہوتی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سماج میں امن عامہ قائم کرنے کےلئے خاص حدود و تعزیرات قائم کیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ (18)

ترجمہ:اے لوگو! جو ایمان لائے ہو!بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے۔

میں یہاں چند چیدہ چیدہ مسائل کا ذکر کروں گا، جو حسب ذیل ہیں۔

- افراد خاندان کا باہمی تعلق

- قطع رحمی کا مسئلہ
- وراثتی مسائل

افراد خاندان کا باہمی تعلق

آج ہمارے معاشرے میں اولاد ماں باپ کی عزت نہیں کرتی ،بیٹیوں کو ان کے حقوق ادا نہیں کئے جاتے ہیں،معاشرتی ناانصافیاں فروغ پا رہی ہیں۔خاندانی رشتہ داروں کے حقوق میں سب پہلا حق والدین کا ہے۔آج ہمارے معاشرے میں مغرب کا رنگ نمایاں ہے ، اُولاد ماں باپ کا ادب و احترام بالکل نہیں کرتی۔انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن ،موبائل کلچر اور فلموں نے نوجوانوں میں ادب و حیا کو ختم کر دیا ہے۔نوجوان نسل تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے۔ جس سے ہمارے معاشرے پر منفی اثرات ثبت ہو رہے ہیں۔اور اکثر والدین پریشان ہیں ۔مغربی کلچر نے مرد اور عورت کے درمیان تمیز کو ختم کر دیا ہے۔حالانکہ دنیاوی رشتوں میں انسان کے بھلائی کرنے کے سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں ۔اسلام نے ان سے خیر خواہی اور حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔والدین کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: .

وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَٰنًاۚ(19)

ترجمہ:اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

قطع رحمی کا مسئلہ:

قطع تعلق ہونا ،ایک دوسرے کی بات کو برداشت نہ کرنا ،چھوٹی چھوٹی بات پہ دنگا فساد کرنا،ظلم و زیادتی کرنا، یعنی اپنے عزیز و اقارب اور پڑوسیوں سے رابطہ ختم کر لینا۔دور حاضر میں دولت کی ہوس ،لالچ ، طمع و خودغرضی جیسے مسائل پیدا ہورہے ہیں ،ادب و احترام ختم ہوتا جا رہا ہے۔دورجدید کا یہ بھی ایک نازیبا مسئلہ ہے جو فحش و بے حیائی کی وجہ سےہمارے سماج پر اثر انداز ہو رہا ہے۔جس کی وجہ سے اکثر والدین پریشان ہیں۔بڑے چھوٹے کے درمیان تمیز نام کی کوئی چیز ہی نہیں رہی۔قرآن و سنت کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ یہ مسئلہ بھی ہمارے اسلامی معاشرتی دساتیر کو کھوکھلا کر رہا ہے۔اور دوسرا سب سے بڑا نقصان یہ کہ یہ خاندانوں میں زیادہ بگاڑ کا موجب ہے۔ نبی اکرمﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ"۔(20) ۔

ترجمہ:جو دوسروں پر رحم نہیں کرےگا ،اُس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

وراثت میں غیر متوازن تقسیم

وراثت متوفی کی طرف سے چھوڑا ہوا ایک ایسا مال ہوتا ہے ،جو خاندان یا پھر گھر کے افراد میں باہمی تقسیم ہونا ہوتا ہے۔اور جس میں افرادِخانہ (بہن، بھائی،ماں،باپ،رشتہ دار وغیرہ) برابر کے شریک ہوتے ہیں۔مگرہمارے معاشرے میں اس کی تقسیم اسلامی اصولوں و ضابطوں کے مطابق نہیں کی جاتی ،اس میں اس ترکہ کی تقسیم کا غیر منصفانہ پہلو عام ہے،خاص طور پر بیٹیوں کو وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے جو ایک معاشرتی ظلم ہے۔جبکہ اسلام خواتین کو برابر کے حقوق دینے پر زور دیتا ہے،اور عورتوں کو مال و جائداد میں مساوی حقوق دینے کے بارے میں بھی زور دیتا ہے۔مثلاً جو مال و جائداد ،والدہ یا والد کی طرف سے فوت ہو جانے کے بعد رہ جاتا ہے اس کو مذکورہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

ورثاء تک پہچانا ضروری ہوتا ہےمسلمانوں کا ایک دوسرے کی جائداد و مال میں وارث ہونا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہےکہ:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مَنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَااَوْدَيْنٍ۔(21)

ترجمہ:اگر تمہاری اُولاد نہ ہو تو تمہاری بیویوں کےلئے چوتھائی حصہ ہے،اور اگر اُولاد ہو تو آٹھواں حصہ ہے،اس مال میں جو تم چھوڑو۔قرض کی ادائیگی اور وصیت پر عمل کرنے کے بعد۔

دیگر سماجی مسائل

غربت

دیگر مسائل کی طرح دورحاضر میں ہمارے معاشرے کا یہ بھی ایک سنگین مسئلہ ہےجس کی کئی بنیادی وجوہ ہیں ،مثلاً آبادی میں اضافہ،بےروزگاری،صنعتی فقدان وغیرہ جو ہمارے لئے ایک معاشرتی ناسور بنتا جا رہا ہے اور ہماری معاشی حالت مزید خراب ہوتی جا رہی ہے۔جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اس مسئلہ پر تقریباً قابو پا لیا گیا ہے۔آپﷺ کی سیرت مطہرہ میں ہمارے تمام ریاستی ،مذہبی،معاشی،معاشرتی،سیاسی مسائل کا حل ملتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے غربت کے خاتمے کےلئے عملی اقدامات تجویز کیے۔آپ ﷺ غرباء سے محبت کرتے تھے،اور ان میں گھل مل کر بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو مانگتے پھرتے دیکھاتو آپ ﷺ نے فرمایا:تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے ایک پیالہ اور ایک موٹا کمبل ہے۔آپﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ اور وہ لے آؤ۔جب وہ لے آیا تو آپﷺ نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھ میں لے کر فرمایا: ان دونوں چیزوں کو کون خریدنا چاہتا ہے۔ایک آدمی کھڑا ہوا کہا میں ایک درہم میں خریدوں گا دوسرا نے کہا میں دو درہم میں خریدوں گا۔آپ ﷺ نے وہ دو درہم لے لیے اور وہ دو درہم مانگنے والے انصاری کو دے کر فرمایا:ایک درہم سے غلہ خرید کر اپنے گھر والوں کو دے اور ایکن درہم سے ایک کلہاڑی خرید کر میرے پاس آ۔جب وہ آیا تو آپﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں دستہ ڈال دیا اور کہا کہ جاؤ اور جنگل سے لکڑیاں اکٹھی کرو اور ان کو بیچ ،اور پندرہ دن تک ادھر نظر نہ آناوہ آدمی چلا گیا ،اور لکڑیاں اکٹھی کرتا رہا اور بیچتا رہا۔اس طرح اس کے پاس دس درہم جمع ہو گئے۔بعض کے اس نے کپڑے خریدے اور بعض کا غلہ خریدا۔آپ نے فرمایا کہ یہ آپ کےلیئے اس سے بہتر ہے کہ تو مانگتا پھرے اور قیامت کے دن اسی وجہ سے تیرے چہرے پرسیاہ نشان ہو۔(22)

دورِ جدید میں سوشل میڈیا کے منفی اثرات:

عصر حاضر میں انٹر نیت،ٹی وی، موبائل کلچر نے ہماری سماجی اقداروں کو اور سماجی تہذیب و ثقافت کو جہاں مفلوج کیا وہاں اس پر گہرے برے اثرات بھی مرتب بھی کئے تھے۔ جو معاشرتی روّیہ جات میں تغیر وتبدل کا سبب بھی بن رہے ہیں۔ انٹرنیٹ،موبائل کلچر ،اور پرنٹ میڈیا، صحت،تعلیم،اور ینگ جنریشن کو فحاشی و بےحیائی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور نوجوان نسل بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے،جو نسل نو کے لئے نیک شگون نہیں ہے،بلکہ لمحہ فکریہ ہے۔آئے دن نئی ٹیکنالوجیز،نئی اختراعات نے لوگوں کالائف سٹائل یکسر بدل کے رکھ ڈالا ہے۔اس ضمن میں اگر موجودہ

ذرائع ابلاغ ،ٹیلی ویژن،انٹرنیٹ،کمپیوٹراور موبائل فون کو اگر مثبت طریقوں سے استعمال کیا جائے تو بےشمار فوائد کی حامل ہیں۔

سیرت طیّبہﷺ اور سوشل میڈیا(ذرائع ابلاغ)

جدید ذرائع ابلاغ جو ہماری نظام معاشرت میں خلل پیدا کر رہا ہے،جس سے ہمارے اسلامی ثقافتی ورثے کو خطرات لاحق ہیں۔ ہمارے سماجی بگڑتے ہوئے ماحول کو بھی،تو کیوں نہ ہم نبی اکرمﷺ کی سیرت پاک اور اطوار قرآن سے رہنمائی حاصل کریں۔جن کے ابلاغ وتبلیغ کے اسالیب و مناہج ہی منفرد ہیں اور یقینی کامیابی کی ضمانت۔قرآن ابلاغ کےلئے کئی الفاظ مُستعمل ہیں۔مثلاً تبلیغ،دعوۃ،انذاروغیرہ شامل ہیں۔انذار اور تبشیر ہی سے نکلے ہوئے الفاظ قرآن میں یُوں استعمال ہوئے ہیں۔

اِنَّاَارْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَمُبَشِّراً وَّ نَذِیراً وَدَاعِیاً اِلَیْ اللهِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاًمُّنِیْراً۔ (23)

ترجمہ:بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہےگواہ بنا کر،بشارت دینے والا،اور ڈرانے والا بنا کر،اللہ کی اجازت سے،اُس کی طرف دعوت دینے والابنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔

نبی اکرمﷺ کی دوراقدس میں ذرائع ابلاغ:

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمﷺ کو اپنے پیغام بھیجنے کےلئے مبعوث فرمایا۔اس مقصد کےحصول کےلئے تمام رائج الوقت ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا۔اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام انسانیت تک پہنچانے کےلئے آپؐ نےاپنے آباؤاجداد کےطورطریقے اور رسم ورواج کو ترک کر کے ایک نئے انقلابی نظریہ کی طرف لوگوں کو قائل کرنا شروع کیا۔اس دور میں نہ تو کمپیوٹر ہوتا تھا،نہ ٹی وی،نہ ریڈیو وغیرہ کا رواج تھا۔آپؐ نے بہت ہی قلیل عرصہ اور کم عمری میں خدا کا پیغام (قرآن و توحید الہیہ) عرب سے عجم تک پہنچا دیا۔آپﷺ کے ابلاغ و تبلیغ کے طریقے مختلف تھے۔براہ راست،بذریعہ خطابت،بذریعہ خطوط،بذریعہ مسجد،بازاروں میں،گلیوں میں،میلوں میں بھی، غرض آپؐ سفر میں ہوتے یا حضر میں دین کی تبلیغ کرتے رہے۔ان ذرائع کے علاوہ مندرجہ ذیل ذرائع کو بھی آپؐ نے دین کی دعوت و تبلیغ کے لئے استعمال کیا۔قرآن مجید،کتابت،تجارت،ازواج مطہرات۔جب آپؐ پر وحی کا نزول ہوتا توساتھ ہی اس کی فروغ و اشاعت کا طریقہ بھی بتا دیا جاتا تھا۔چنانچہ اس سلسلہ میں بہت سی قرآنی آیات تائید کرتی ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبِّکَ فَکَبِّرْ"۔(24)

ترجمہ:اُٹھواور خبردار کرواور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔

ناخواندگی

ہمارے سماج کے لئے یہ آج کل کا خطرناک مسئلہ ہے ،جو ہمارے سماجی روّیوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔اوروہ دن زیادہ دور نہیں جب یہ مسئلہ کئی اور مسائل جیسے غربت، بے روزگاری جیسے اور بھی کئی مسائل کا سبب بن سکتا ہے،اوریہ دیگر مسائل پر بڑی تیزی سے اثر انداز ہوتاہے۔قوموں کی ترقی کا دارومدار تعلیم پر ہوتا ہے۔ ہماری حکومت شرح خواندگی کو بڑھانے کے لئے تعلیمی اصلاحات کر رہی ہے مگر کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو رہے ہیں جس سے سماجی مصائب ومسائل بڑھ سکتے ہیں۔ہر سال ملکی بجٹ کا ایک خاص حصّہ تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔اس کے کئی اسباب بھی ہیں جو اس مسئلہ کی نشوونما کو روک رہے ہیں ،جیسے آبادی میں اضافہ،غربت،چائلڈ لیبر وغیرہ

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

اس میں شامل ہیں۔جو سماجی سلامتی کے لئے ایک خطرہ ہے۔مذکورہ مسائل کی وجہ سے اکثر والدین اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ نہیں کر سکتے،حالانکہ حکومتی سطح پر کافی اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں،نئے سکولز،کالجز،یونیورسٹیز بھی بن رہی ہیں مگر صورتحال جوں کی توں ہے۔ان تمام مسائل میں سب سے بڑی رکاوٹ لوگوں میں تعلیم میں عدم دلچسپی،جدید علوم و فنون کا فقدان ،ان کے بغیر خواندگی میں اضافہ ممکن نہیں ہے، جو ایک معاشرتی المیہ ہے۔

عربوں میں بھی دور جہلیت میں تعلیمی قوانین بالکل نہیں تھے،لڑنا جھگڑنا ،فسادات،خون خرابہ،بت پرستی کا رواج تھا۔خواتین کی بے حرمتی عام تھی۔مگر آقا نامدار مدینہ ﷺ نے مذکورہ مسائل کو حل کیا،تعلیم عام کی۔ آپﷺ کی کوششوں سے شرح خواندگی بڑھنے لگی۔ہجرت کے بعد جب آپﷺ مدینہ پہنچے تو وہاں پر تعلیمی مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا،تمام گھروں میں بچوں کو اور والدین کو تعلیم کی ترغیب دی تاکہ شرح خواندگی بڑھے اور لوگوں میں تعلیم کا شعور بیدار ہو۔ عورت مرد کے لئے تعلیم لازمی کر دی گئی۔

آپﷺ نے فرمایا:

طلب العلم فریضۃٌ علی کل مسلم۔(25) علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

خلاصہ

سیرت النبی ﷺ کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کو مختلف لغات (المنجد،القاموس وغیرہ) تفاسیر ،فقہا ء ،علمائے حدیث کی کتب ، سیرت نگاروں کے علمی ونظریاتی افکار کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔دور جدید میں بڑھتے ہوئے ریاستی و بین الاقوامی ، بالخصوص ہمارے مسلم سماج کے مسائل کی سیرت النبی ﷺ کی ضرورت و اہمیت اور مطالعہ سیرت کی خصوصیات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔خاص طور پر عصر حاضر کے مسائل اور سماجی ضروریات کے پیش نظر گفتگو کی گئی ہے کیونکہ ایک ایسا شخص جس پر چودہ سو سال کا طویل زمانہ گزر گیا نئے دور کےلئے کیا اہمیت رکھتا ہے۔اور دور جدید میں اس کی پاک زندگی سے کیا حاصل ہو سکتا ہے ،اس حوالے سے آ پﷺ کی سیرت بڑی اہمیت کی حامل ہے ،جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

آپ ﷺ کی سیرت سے مزید راہنمائی حاصل کرنے کے لئے تمام پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اسوہ کامل کو مدنظر رکھتے ہوئے، آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف سیاسی ،تعلیمی ،اقتصادی ،اور سماجی پہلوؤں کی وضاحت مثالوں واقعات اور دلائل سے ملتی ہے۔تاکہ جملہ مسائل کو سمجھنے میں آسانی ہو اور ہمیں مطلوبہ مقاصد میں راہنمائی ملے۔آپﷺ کی تعلیمی فرضیت و فضیلت ،اور نظام تعلیم کی بہتری کےلئے اقدامات۔ ان کے علاوہ آپ ﷺ کے سماجی روابط میں بطور مثالی باپ،بطور طبیب،بطور حاکم، تاجر وجنگی سپہ سالار ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے کس قدر جانفشانی اور حکمت عملی سے کفار مکہ کے ساتھ تعلقات ،امور خارجہ اور غزوات و سرایا کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔عصر حاضر کے جملہ مسائل ،چاہے وہ سیاسی ہوں، خاندانی ہوں، یا سماجی آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات (complete code of life)ہے۔آپ ﷺ کی سیرت پاک کی مقبولیت کا یہ عالم کہ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا دیا کہ :

لَقَدکَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ قرآن پاک کے اس حکم کے مطابق ہمیں تمام معاشرتی اُلجھنوں ، مسائل اور پریشانیوں کا حل ملتا ہے۔تیسرے باب میں لفظ سماج کو مختلف ماہرین عمرانیات اور

ڈکشنریز سے استفادہ کرتے ہوئے ،اس کے لغوی و اصطلاحی مفہوم اور سماج کی اقسام مفکرین کی آراء کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔سماجی تفاعل اور اس کی مختلف صورتیں و پیمائش کی نقشہ کشی کی ہے۔ ہمارے معاشرے کے اہم اہم مسائل (خانگی ، خاندانی، اور مشترکہ سماجی مسائل)جیسے میاں بیوی کے آپس کے لڑائی جھگڑے ،گھر کے مسائل،اولاد کی تر بیت کا فقدان،جیسے مسائل پر مشتمل ہیں۔میں نے یہاں ان مسائل کی نشاندہی کی ہے جو اکثر ہمارے سماج کے لئے خطرناک اور بھیانک نتائج کے حامل ہو سکتے ہیں۔ایک دوسرے پر ان کے شرعی حقوق و فرائض جن سے وہ غافل ہیں۔ہمارے معاشرے پر مغربی میڈیا اور فیشن کے اثرات۔ خانگی مسائل کے اہم اسباب میں لو میرج،وٹہ سٹہ،کم شرح خواندگی،معاشی تنگ دستی،بے روزگاری،غربت جیسے مسائل گھریلو امن و سکون اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔اسی طرح آج کے سماجی خاندان(قریبی رشتہ داروں) کے اندر بھی بہت تہذیبی گراوٹیں جنم لے رہی ہیں۔حالانکہ قرآن و سنت نبوی ﷺ کے مطابق قریبی رشتہ داروں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔غور کرنے سے پتہ چلا کہ خاندانوں میں بھی کئی مسائل پائے جاتے ہیں جیسے افرادخاندان کے آپس کے تعلقات ،وراثت میں غیر منصفانہ تقسیم کا مسئلہ والدین کی نافرمانی،وٹہ سٹہ ، قطع تعلقی غیرت کے نام پر قتل فحاشی و عریانی کا فروغ ،ونی،کاروکاری وغیرہ جن کی آئے دن سوشل میڈیا میں منفی رپورٹس ملتی ہیں۔الغرض مسائل چاہئے جدید ہوں یا قدیم نبی اکرم ﷺ کی سیرت بنی نوع انسان کےلئے مشعل راہ ہے۔

حوالہ جات

1- سبا:(34)28-
2- الاحزاب:(33)21-
3- الاحزاب:(33)71-
4- بخاری، الجامع الصحیح،ص1046،رقم الحدیث:5973-
5- مسلم بن حجاج ،صحیح المسلم ص: 702 ،رقم الحدیث: 4122-
6- ندوی، سید سلیمان ،خطبات مدارس،(مسجد اہل حدیث، سانگلہ ہل،شیخوپورہ)ص:25-
7- ظفر ، عبدالروف،ڈاکٹر ، اسوہ کامل،(نشریات،لاہور،طبع جدید) ص:388-
8- ظفر،عبدالروف،ڈاکٹر ، اُسوہ کامل،ص: 463-
9- ابن ماجہ،محمدبن یزید،السنن(دارالسلام الریاض1999ء) ص:35حدیث:229-
10- الحجرات:10.
11- ڈاکٹر خالد علوی،اسلام کامعاشرتی نظام(لاہور ،الفیصل ناشران ،2009-)ص:270-
12- الاسراء(17) 70-
13- الاسراء(17)31-
14- الحجرات(49)12-
15- البقرہ (2)187-
16- البخاری،محمد بن اسمعٰیل ،ابو عبداللہ(”دارالنشر والتوزیع،الریاض،1999ء-
17- الاحزاب(33)59-
18- الانفال (8)1

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp.1-15
ISSN 2520-7113 (Print) ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com, editor@gjmsweb.com

19- الانعام (6)151-
20- بخاری،الجامع الصحیح،ص:1269،حدیث:8386-
21- لنساء(4)12-
22- مشکوٰۃ المصابیع،513/1،حدیث:1851-
23- الاحزاب(33)45-
24- المائدہ(26)214-216-
25- ابن ماجہ،محمد بن یزید،السنن(مکتبہ دارالسلام الریاض ،الطبعۃ الاولیٰ1999ء)ص:42رقم الحدیث:224-